"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ایڈیٹر
نورالدین منیر ایم۔اے

اخاء ۱۳۵۷ ہش　　اکتوبر ۱۹۷۸ء

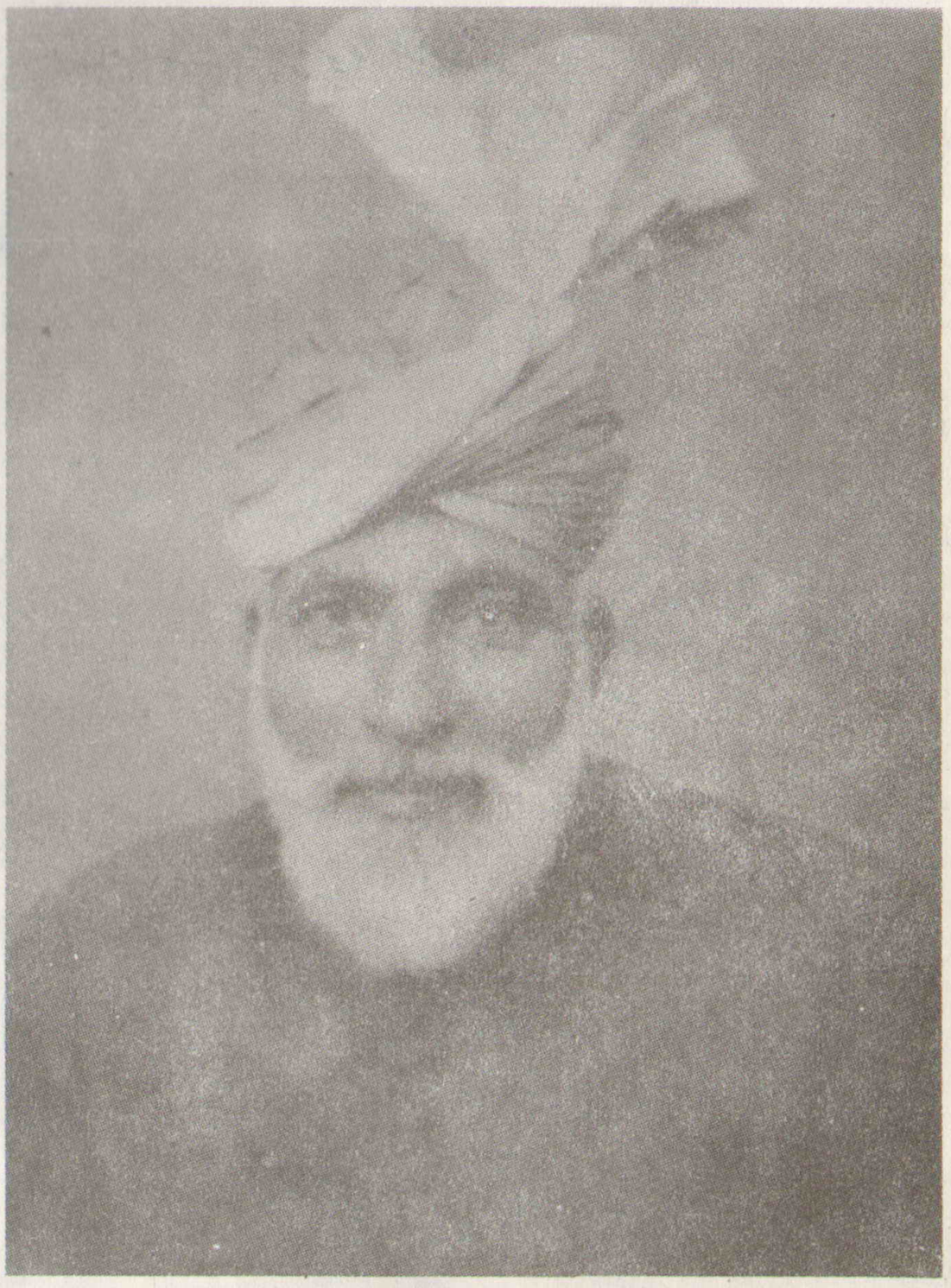

جناب مولینا رحمت علی صاحب رضؓ

جزائر انڈونیشیا میں پہلے احمدی مبلّغ (۱۹۲۵ - ۱۹۵۴ء)

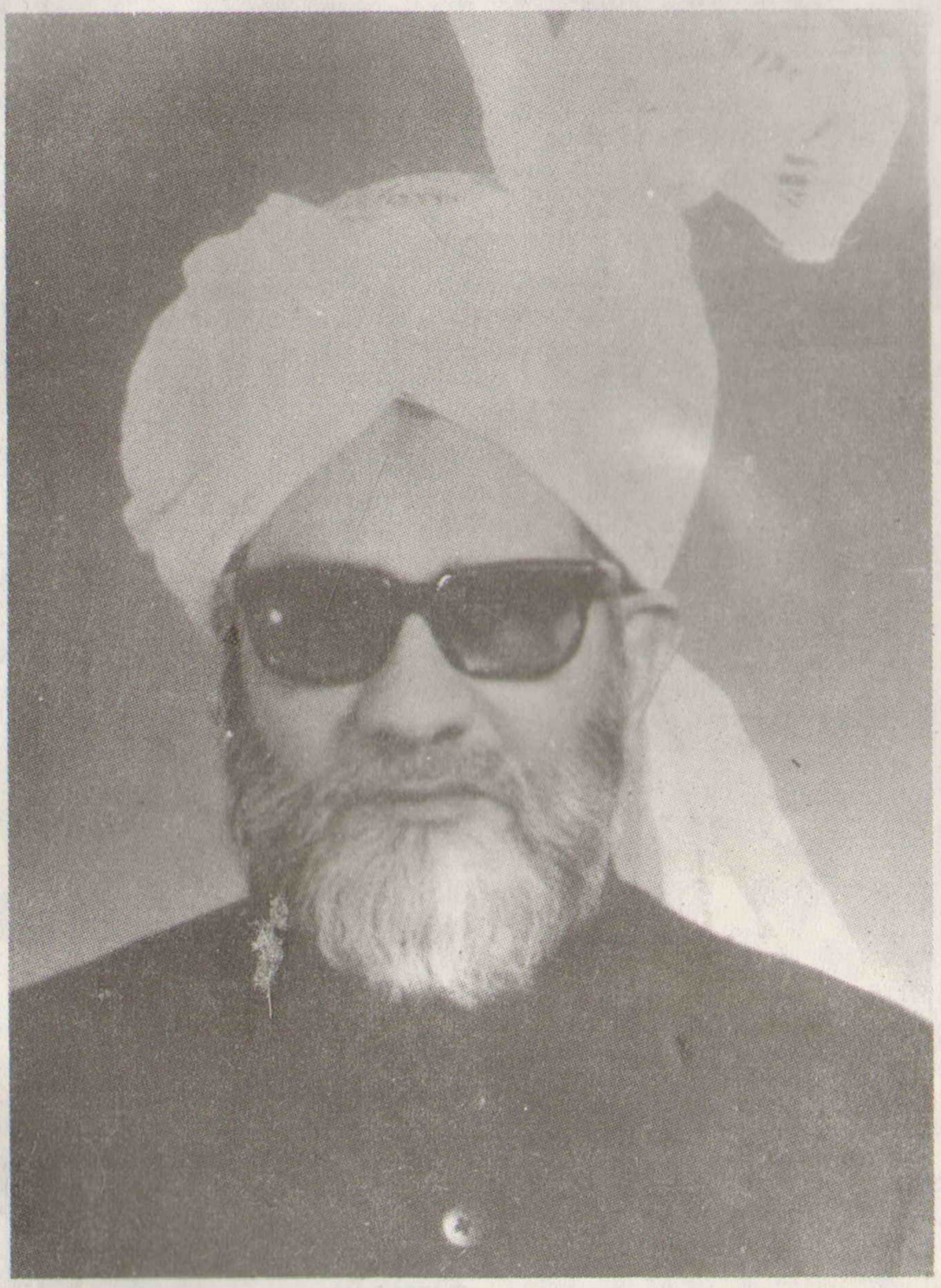

جناب مولینا محمد صادق صاحب

جزائر انڈونیشیا میں دوسرے احمدی مبلّغ (۱۹۳۰ - ۱۹۷۴ء)

دونوں مبلّغین نے جزائر انڈونیشیا میں لمبا عرصہ تبلیغی جہاد کیا۔ باری باری رخصت پر چند مرتبہ وطن بھی آئے لیکن جلد واپس جاتے رہے بیسیوں اَور مبلّغین نے بھی اِس علاقہ میں کام کیا بعض مرکز نے بھجوائے اور بعض مقامی نوجوان مرکز سے تربیت حاصل کر کے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب نے بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھائیں۔ جاپانی قبضہ کے دَوران تو قید و بند کی مصیبت بھی جھیلی۔ مولوی محمد صادق صاحب کو تو پھانسی کی سزا سُنا دی گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اِنہیں بچا لیا اور جاپانی شکست کھا کر مُلک چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس علاقہ میں اَب دُور دراز شہروں اور دیہات میں احمدی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور اِسلام کی حمایت میں اِنڈونیشین زبان میں بہت قیمتی لٹریچر شائع ہو کر مقبول ہو چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

اخاء ۱۳۵۷ ہش

(اکتوبر ۱۹۷۸ء)

مدیرِ اعلیٰ :-

نورالدین منیر ایم۔اے

ادارۂ تحریر :-

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر شاہد

بدل اشتراک :-

پاکستان :- پانچ روپے

پرچہ ھذا :- پچاس پیسے

ترتیب

- اِس شمارہ میں (اداریہ) صـ۲
- ہمارے قارئینِ کرام کی رائے صـ۵
- مکرم مولانا محمد صادق صاحب کے ذریعہ جزائر انڈونیشیا میں غلبۂ اسلام کی مہم۔ صـ۶
- نظم صـ۱۴
- حضرت مسیح کی حمایت میں پیلاطوس کا کردار صـ۱۵
- کاروانِ اسلام صـ۱۸
- اشتہارات صـ۲۵

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

فون نمبر :- ۹۷۸

کتابت :- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۰

اخاء ۱۳۵۷ ہش

(اکتوبر ۱۹۷۸ء)

اداریہ

اِس شمارہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(نُور الدّین منیر ایم۔اے)

تحریکِ جدید کے سابقہ شمارہ میں احمدیت کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی مہم کے متعلق محترم مولانا محمد صادق صاحب کے مضمون کی پہلی قسط پیش کی گئی تھی اِس شمارہ میں دوسری قسط پیش ہے۔ محترم مولوی صاحب نے پچیس ۲۵ برس تک جزائر انڈونیشیا میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کیا ہے اور اب پیرانہ سالی میں بھی جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے عزم و ارادہ کو بابرکت فرمائے اور انہیں اشاعتِ اسلام کی پیش از پیش توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

آپ نے تکالیف اور مصائب کو بڑے صبر سے برداشت کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تائید میں نشانات ظاہر فرمائے جو ازدیادِ ایمان کا باعث ہیں۔ اِس آپ بیتی میں ایک واقعہ خاص توجہ کا مستحق ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض علماء نے ہمارے خلاف جو غلط الزامات لگا رکھے ہیں جب ان کی حقیقت عیاں ہوتی ہے تو ہمارے مسلمان بھائی بڑے شوق سے احمدیت میں دلچسپی لینے لگتے ہیں۔ آپ شمالی سماٹرا کے ایک چھوٹے سے گاؤں TAKENGON میں مقیم تھے۔ اِس ریاست کے راجہ کو مسلمان علماء نے آپ کے خلاف بھڑکایا کہ آپ انڈونیشیا میں ایک نئے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں اور یہ کہ احمدیوں کا قرآن اور ہے وغیرہ۔ اِس پر راجہ صاحب

نے اپنی ریاست کے شیخ الاسلام اور دیگر علماء کو اپنے دربار میں بُلایا اور مولوی محمد صادق صاحب کو بھی کہ وہ اپنی صفائی پیش کریں۔ چنانچہ راجہ صاحب نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ علماء آپ پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ آپ ہماری ریاست میں ایک نئے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں اور یہ کہ آپ کا قرآن اَور ہے۔ راجہ صاحب نے مزید کہا کہ وہ بغیر آپ کی بات سُنے کوئی فیصلہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اِسی لئے آپ کو بُلایا گیا ہے کہ آپ ان علماء کے سامنے اپنے عقائد بیان کریں اور جو الزام آپ پر لگائے گئے ہیں ان کے متعلق اپنی صفائی پیش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس پر مولوی صاحب نے اپنے عقائد بیان کئے جو عین اسلام ہے تو راجہ صاحب نے دریافت کیا کہ پھر احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ ریاست کے شیخ الاسلام صاحب بولے کہ ان کا قرآن مجید اَور ہے۔ مولوی صاحب نے اِس الزام کی بھی تردید کی اور کہا کہ احمدیوں کا قرآن وہی ہے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اگر شیخ الاسلام صاحب سمجھتے ہیں کہ ہمارا قرآن اَور ہے تو بارِ ثبوت ان پر ہے وہ پیش کریں۔ چنانچہ راجہ صاحب کو یہ بات بہت پسند آئی اور انہوں نے شیخ الاسلام سے مطالبہ کیا کہ اگر ان کا موقف درست ہے تو وہ احمدیوں کا قرآن پیش کریں لیکن وہ پیش نہ کر سکے اور اِس طرح راجہ صاحب کو معلوم ہو گیا کہ بعض علماء محض لوگوں کو بھڑکانے کے لئے احمدیوں پر غلط الزام لگاتے ہیں پھر راجہ صاحب نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ میں اور باقی مسلمانوں میں کیا فرق ہے جس پر مولوی صاحب نے کہا کہ ہم تو قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ کو فوت شدہ ہی مانتے ہیں لیکن باقی مسلمان انہیں چوتھے آسمان پر بجسدِ عنصری زندہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ شیخ الاسلام صاحب نے بڑی تحدّی سے کہا کہ قرآن مجید میں یہ صاف لکھا ہے کہ مسیح چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہے۔ اِس پر راجہ صاحب نے کہا کہ پھر تو فیصلہ آسان ہے ہمارے علماء قرآن مجید سے یہ آیت نکال دیں تا مولوی صاحب پر حجّت تمام کی جائے۔ لیکن ہزار کوشش کے باوجود شیخ الاسلام صاحب کو قرآن مجید میں ایسی کوئی آیت نہ ملی جس پر انہیں اور دیگر علماء کو راجہ صاحب کے سامنے سخت شرمندگی اُٹھانی پڑی۔ سامعین پر حقیقت کھُل گئی اور احمدیت میں زیادہ دلچسپی لینے لگے۔

اِسی شمارہ میں محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب کا ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیحؑ کی حمایت میں پیلاطوس کا کردار" بھی پیش ہے۔ محترم شیخ صاحب نے عیسائیت کے متعلق قابلِ قدر تحقیق کی ہے۔ پیلاطوس کے متعلق بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد تحریرات میں فرمایا ہے کہ وہ "درپردہ مسیحؑ کا حامی تھا اور اس کی عورت بھی حضرت عیسیٰؑ کی مرید تھی"۔ شیخ صاحب

نے اپنے مضمون میں اِس موقف کی تائید میں اناجیلِ اربعہ اور بعض قدیم اناجیل سے بڑے واضح حوالے پیش کئے ہیں۔

آخر میں محترم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے کا مضمون "جزائر فیجی کے اخبارات میں مقدس چادر اور حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر دلچسپ مضامین اور خبروں کی اشاعت" ہے۔ اِس مضمون سے ظاہر ہے کہ لندن میں جو بین الاقوامی سہ روزہ کانفرنس حال میں منعقد ہوئی تھی وہ اپنے مقاصد میں نہایت کامیاب رہی۔ اِس کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیسائی دُنیا کو بڑے پیار سے یہ دعوت دی تھی کہ وہ حضرت مسیح کی صلیبی موت کے غلط عقیدہ کو ترک کر دیں اور اس کی بجائے صحیح عقیدہ اختیار کریں کہ حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ نے لعنتی موت سے بچا لیا تھا اور یہ کہ وہ صلیب سے زندہ اُتار دیے گئے۔ اِس واقعہ کے بعد وہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو کشمیر میں دینِ حق کی تبلیغ کرتے رہے اور وہیں طبعی وفات پائی۔ چنانچہ اِس خیال کو عالمی پریس نے خوب خوب شہرت دی ہے۔

آپ کے سوالات اور اُن کے جوابات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض صرف سچے اسلام کی اشاعت اور اسے دُنیا بھر میں غالب کرنا ہے۔ اِس غرض کی تکمیل کے لئے جماعتِ احمدیہ کی جاری کردہ تبلیغی مہم کے بعض کوائف رسالہ "تحریکِ جدید" میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اِس ضمن میں ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ اسلام کے متعلق آجکل جو سوالات اُبھرتے ہیں ان کا جواب بھی پیش کیا جایا کرے لہٰذا آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ آپ ایڈیٹر کے نام سوال بھجوائیں تا ان کے جوابات افادۂ عام کے لئے شائع کئے جائیں۔ سوال اسلام کے متعلق ہونے چاہئیں نوعیت خواہ کچھ ہی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے قارئینِ کرام کی رائے

● نیا شمارہ تحریکِ جدید (بابت ماہ جولائی و اگست) بہت اچھا ہے۔ ٹائیٹل بھی اچھا ہے۔ اندر روداد کی ترتیب بھی اچھی ہے۔

قاضی محمد اسلم ایم۔اے کینٹب۔ لاہور

● "تحریک" کے مدیر کو پہنچے مرا سلام ❊ خدمت میں اُن کی پیش ہے اپنا نیا کلام
ہے یہ بصد خلوص خدا سے دعا مری ❊ اُس کے حضور صبح و مسا التجا مری
یہ ماہنامہ قائم و دائم رہے سدا ❊ پھیلے جہاں میں نورِ خدا اِس سے جا بجا
تعریف اور کیا کروں اس کے مدیر کی ❊ ہے وقف دین کے لئے سب اُن کی زندگی

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

● اِس مرتبہ "تحریکِ جدید" کا پرچہ دیکھتے ہی طبیعت کِھل گئی۔ آج کے دَور کو سمجھنا اور اس کے مطابق لٹریچر شائع کرنا گہری سوچ بچار اور ذوقِ سلیم کا متقاضی ہے۔ تحریکِ جدید کا یہ سرورق اور طباعت و کاغذ وغیرہ بہت دِلکش ہیں۔ جزاکم اللہ۔ اللہ کرے "ذوقِ نمو" اور زیادہ۔ اندر کے مضامین بھی ماشاء اللہ اچھے ہی ہوتے ہیں۔

میری خواہش ہے کہ اگر آپ ایک صفحہ بیرونی احمدی بچّوں اور پاکستانی احمدی بچّوں کی "قلمی دوستی" کے لئے وقف کر دیں تو یہ رسالہ ایک ادبی رسالہ کی حیثیت سے بھی کافی مقبول ہوگا۔

احسن اسمٰعیل صدیقی۔ گوجرہ

● اِس وقت ستمبر ۷۸ء کا تحریکِ جدید" میرے سامنے ہے۔ الحمد للہ کہ ماہنامہ آپ کے زیرِ ادارت ظاہری و باطنی اوصاف کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ ٹائیٹل کی خوبصورتی دلکش ہے۔ اندرونی صفحات میں مہدیٔ زمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر نے رسالہ کی خوبصورتی میں بے پناہ اضافہ کیا ہے۔

آنمحترم نے مختلف ممالک میں احمدیہ تبلیغی مراکز کے قیام اور استحکام کی تاریخ سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے ایک دلچسپ سلسلہ شروع فرمایا ہے خدا کرے یہ سلسلہ جاری رہے۔ تاہم ایک کمی جو پچھلے چند شماروں سے بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے وہ "کاروانِ اسلام" کے عنوان کے تحت شائع ہونیوالی مبلغین کی تازہ ترین رپورٹوں کا خلاصہ ہے... خاکسار کی رائے میں یہ سلسلہ مضامین دوبارہ شروع ہونا چاہیئے۔ شریف احمد۔ ربوہ نوٹ:۔ "کاروانِ اسلام" کے مضامین کا سلسلہ دوبارہ شروع

قسط دوم

مکرم مولانا محمد صادق صاحب کی دلچسپ جزائر انڈونیشیا میں غلبۂ اسلام کی مہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرتبہ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

تحریکِ جدید کے گذشتہ شمارہ میں بیان ہوا تھا کہ کس طرح انڈونیشیا میں احمدیت نے عیسائیت کا مقابلہ کیا اور اِس بارہ میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید احمدی مبلغین کو میسّر ہوئی۔ اِس ضمن میں محترم مولانا محمد صادق صاحب نے مزید بیان کیا۔

بُرہان عیسائی دوبارہ آغوشِ اسلام میں

ایک دفعہ ایک شخص مسمّی بُرہان جو اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی ہو چکا تھا مجھ سے ملا۔ کہنے لگا مجھے تو عیسائیت میں راحت اور حقیقی تسلّی نصیب ہوئی ہے۔ اسلام عیسائیت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مَیں نے اُسے کہا مجھے بھی بتاؤ کہ تمہیں یہ راحت عیسائیت سے کیسے حاصل ہوئی۔ کہنے لگا کہ میری ماں مسلمان تھی اور ایک چینی کافر کے ساتھ رہتی تھی تو مَیں پیدا ہوا۔ جب مَیں کچھ بڑا ہوا تو میری ماں مجھے ایک عالم کے ہاں لے گئی تاکہ مجھے اسلام کی تعلیم دی جائے۔ چند ہی دنوں میں میرے ساتھی مجھ پر طعن کرنے لگے کہ تم حرام زادے ہو۔ مَیں نے اپنے استاد سے شکایت کی تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے اور اِس کا علاج یہ ہے کہ تم اپنی ماں کو اور اس چینی مرد دونوں کو قتل کر دو۔

کہنے لگا مَیں یہ سُنکر سخت ڈرا اور گھر جا کر سارا واقعہ اپنی ماں سے کہہ سُنایا۔ چنانچہ میری والدہ مجھے ایک دوسرے عالم کے پاس لے گئی وہاں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا اور مَیں نے دیکھا کہ میرے لئے میری زندگی سخت تلخ ہو گئی ہے۔ مَیں اِدھر اُدھر سرگرداں پھرنے لگا۔ گھومتے پھرتے مَیں ایک دن ایک گرجا کے سامنے سے گزرا۔ وہاں ایک پادری صاحب لیکچر دے رہے تھے مَیں نے ان کو اپنا حال کہہ سُنایا اور پوچھا کہ کیا عیسائیت میرے لئے بھی کوئی راحت اور اطمینان کا راستہ بتاتی ہے؟ پادری صاحب نے جواب دیا کہ تم خدا کی جماعت میں داخل ہو جاؤ تمہارے سب عیب دُھل جائینگے اور تم پاک قرار پاؤ گے۔ یہ یسوع مسیح کی تعلیم ہے اور بائیبل کی سچّی راہ۔

کہنے لگا یہ سُنکر مجھے خوشی ہوئی اور مَیں نے سمجھا کہ اسلام کی بجائے عیسائیت میں اور قرآن مجید کی بجائے بائیبل میں ہر ایک شخص کے لئے راہِ نجات

اور طورِ تسلی موجود ہے اِس لئے مَیں عیسائی بن چکا ہوں۔

مَیں نے اسے کہا کہ عزیزِ من! پادری صاحب نے تمہیں دھوکا دیا ہے بائیبل میں ایسی تعلیم نہیں بلکہ اس کے برعکس بائیبل کہتی ہے کہ حرام زادہ دسویں نسل تک خدا کی جماعت میں داخل نہیں ہو سکتا (استثناء باب ۲۳ آیت ۲) اور یسوع کہتے ہیں کہ مَیں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اَور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا (متی باب ۱۵ آیت ۲۶) اور تم تو بنی اسرائیل سے نہیں ہو۔ ہاں قرآن مجید میں موجود ہے:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(النحل آیت ۹۸)

کہ ہر مومن اور عملِ صالح بجالانے والے کو ہم زندگی عطا کریں گے اور اس کے نیک اعمال کی جزاء اسے ضرور دیں گے۔

وہ شخص اُمید کی اِس قرآنی نداء کو سُن کر بہت حیران ہُوا اور جا کر پادری کو سارا ماجرا سُنایا پادری نے کہا کیا مَیں نے تمہیں محمد صادق کے پاس جانے سے منع کیا تھا؟ اور پھر اسے گرجا سے نکال دیا گیا۔ بالآخر وہ میرے پاس آیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہو گیا، فالحمد للہ علیٰ ذالک کہ ایک بھٹکی ہوئی رُوح پھر میرے مولیٰ اور آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا

لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا
خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

کہ علی! اگر اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی تیرے ذریعہ ہدایت عطا فرماوے تو یہ تیرے لئے سُرخ اُونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

پادری کی قرآن سے حیاتِ مسیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد صادق صاحب فرماتے ہیں ایک بار مَیں جماعت میدان کے صدر صاحب کے ساتھ ایک مشہور مرکزی شہر PORSIA میں گیا اور وہاں ایک بہت بڑے پادری سے ملنے کا موقعہ ملا اور اتفاقاً وہاں ایک اَور پادری بھی موجود تھا ہمارے آنے پر اس نے دُو چار منٹ تک باتیں کرنے کے بعد ہمیں عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ کہنے لگا ہمارا یسوع مسیح زندہ خدا کا زندہ اور پیارا بیٹا ہے اور وہ معصوم تھا لیکن اس نے تمام گنہگاروں کے لئے ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا اور جان دینے کے لئے بخوشی صلیب پر چڑھ گیا۔ مَیں نے کہا پادری صاحب! یسوع مسیح زندہ نہیں وہ تو وفات

پا چکے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ واقعی زندہ ہے۔ پادری صاحب نے کہا تمہارے قرآن مجید میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح اِس جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہے اور تمام مسلمان اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ چوتھے آسمان پر بیٹھا ہے اور آخری زمانہ میں پھر نازل ہوگا۔ مَیں نے کہا مجھے قرآن مجید سے یہ دکھا دیجئے اور یہ کہنا کہ تمام مسلمان اِس بات کے قائل ہیں غلط ہے۔ مَیں بفضلہٖ تعالیٰ مسلمان ہوں لیکن مَیں نہیں مانتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک کسی آسمان میں بجسدہٖ زندہ موجود ہیں۔ یہ بات سُن کر پادری صاحب بڑے پریشان ہوئے۔ قرآن مجید میں یہ تھا کہاں کہ وہ دکھاتا۔ بَل رفعہ اللہ والی آیت نکالی لیکن خود ہی کہنے لگا کہ اِس میں نہ جسم کا ذکر ہے اور نہ ہی آسمان کا اور نہ ہی زندگی کا اور نہ ہی دوبارہ دُنیا میں آنے کا۔ پھر کہنے لگا یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے ایک مسلمان کی زبان سے یہ سُننے کا موقع ملا کہ یسوع مسیح طبعی موت وفات پا چکے ہیں۔ مَیں نے مزید کہا کہ انجیل میں بھی یسوع مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر نہ متی نے اپنی انجیل میں کیا ہے اور نہ ہی یوحنا نے۔ حالانکہ یہی دو مرید ہیں جو حضرت یسوع مسیح سے خود ملے تھے۔ البتہ مرقس اور لوقا نے اِس بات کا ذکر اپنی انجیلوں میں کیا ہے لیکن نہ مرقس یسوع سے ملا ہے اور نہ لوقا۔ بلکہ مرقس کی آخری آیتیں جن میں یسوع کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے الحاقی ثابت ہو چکی ہیں۔

وہ یہ بات سُنکر چونک اُٹھا اور بغلیں جھانکنے لگا۔ مَیں نے کہا پادری صاحب! مزید سُنئے یسوع ہرگز خوشی سے صلیب پر چڑھنا منظور نہ کیا تھا بلکہ اس نے نہایت زاری سے دعائیں کیں کہ اے خدا ہو سکے تو یہ پیالہ مجھے نہ پلایا جائے (متی باب ۲۶ آیت ۳۹) اور صلیب پر پکار کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی (متی باب ۲۷ آیت ۴۶) اے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

مسلمان دوست جو وہاں بیٹھے ہماری گفتگو سُن رہے تھے کہنے لگے کہ ہم نے جتنا پریشان پادری صاحب کو آج دیکھا ہے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا۔

مولانا موصوف فرماتے ہیں اِس طرح سینکڑوں بار عیسائیوں سے گفتگو کا موقع ملا اور ہر بار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسیح پاک کے عطا کردہ دلائل کی بناء پر اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان تمام کا ذکر بہت طویل ہے۔

عیسائیت کے خلاف لٹریچر

آخر میں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ مولانا رحمت علی صاحبؓ نے عیسائیت کے متعلق انڈونیشین زبان میں متعدد کتب تحریر فرمائیں مثلاً

۱۔ یسوع کے کفارہ کی حقیقت
۲۔ بائیبل کی حقیقت
۳۔ یسوع خدا نہیں تھا۔ وغیرہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صادق صاحب نے انڈونیشین زبان میں عیسائیت کے بارہ میں ایک کتاب لکھی جس کے باب یہ ہیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱ - یسوع کی سوانح از روئے بائیبل
۲ - یسوع کے اِبن اللہ ہونے کی حقیقت
۳ - یسوع کے معجزات
۴ - کفّارہ کی حقیقت
۵ - مسیح کی آمدِ ثانی

یہ کتاب سَو صفحات پر مشتمل ہے جس میں ایک ہزار آیات بائیبل سے پیش کی گئی ہیں۔ اِس کتاب کی اشاعت پر غیر از جماعت مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ بعض نے مبارک باد کے خطوط لکھے۔ ایک عیسائی رسالہ PERTANDAAN ZAMAN بنڈونگ سے شائع ہوتا ہے اُس نے اِس کتاب کے متعلق اتنا ہی لکھا "اِس کتاب میں ہمارے یسوع مسیح کی ہتک کی گئی ہے اِس لئے ہم اِس کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھتے"۔ حالانکہ اِس میں بجز بائیبل کے الفاظ کے کوئی لفظ مسیح کی شان کے بارہ میں مَیں نے اپنی طرف سے نہ لکھا تھا۔

القصّہ مختصر وہاں عیسائیت احمدیت کی وجہ سے زبردست خوف محسوس کر رہی ہے اور وہ دن آنیوالا ہے جب بفضلہٖ تعالیٰ عیسائیت کو وہاں سے پسپا ہونا پڑے گا۔ انشاء اللہ وما ذٰلك على الله بعزيز۔

تین روز کی فاقہ کشی میں دُعا اور تربیت و اِصلاح کا کام

عیسائیت سے مقابلہ کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت کا بھی کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جن لوگوں کو جماعت میں داخل ہونے کی توفیق نصیب ہوتی وہ ایک نئی زندگی پاتے۔

(۱) ۱۹۳۴ء میں مجھے پاڈنگ سے شمالی سماٹرا کے علاقہ ACHEH میں جانے کا حکم ملا۔ مَیں اِس علاقہ کے ایک سنسان اور چھوٹے سے گاؤں TAKENGON پہنچ گیا اور وہاں کی جماعت میں کچھ عرصہ کام کر کے دوستوں کے مشورہ سے ایک دوسرے شہر SIGLI میں چلا گیا۔ وہاں ایک میرے واقف زمیر تبلیغ دوست GURU KHALID ایک سکول میں پڑھاتے تھے وہ دہریہ خیالات میں مبتلا تھے انکے ہاں ٹھہرا اور تبلیغ شروع کی۔ بہت سے سکول ماسٹر میرے واقف بن گئے اور انہوں نے اچھا اثر لیا اور ایک روزنامہ کے ایڈیٹر سے بھی اچھی واقفیت ہو گئی۔ گُرو خالد کے پاس مَیں دو دن تک رہا۔ اِس کے بعد ایک مکان کرایہ پر لے لیا۔ جب مَیں اس مکان میں آیا تو میرے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ گُرو خالد نے مجھے میز کرسی اور ایک چٹائی تو دے دی۔ انہیں خیال بھی نہ تھا کہ مَیں خالی ہاتھ ہوں اِس لئے وہ اپنے گھر میں مطمئن تھے۔ وہ آتے اور دوسرے دوست بھی آتے اور گفتگو کر کے چلے جاتے۔ اِس طرح پہلے دن مَیں نے فاقہ کاٹا۔ دوسرے دن بھی فاقہ اور تیسرے دن بھی مَیں فاقہ سے تھا۔ اِس مکان میں کنواں تھا لیکن اس کا پانی گدلا اور جوہڑ تھا اور یہی میری خوراک تھی۔ تیسرے دن دس بجے کے

قریب میرا سَر چکرانے لگا۔

اس وقت مَیں نے اپنے دماغ پر زور دے کر سوچنا شروع کیا کہ کیا کیا جائے۔ یہاں کے دوستوں سے قرض مانگوں تو ممکن ہے کہ وہ خیال کریں کہ جماعتِ احمدیہ یوں تو دعویٰ کرتی ہے کہ وہ اپنے مبلّغ دُنیا کے کناروں تک بھیجتی ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑی مالی قربانی کر رہی ہے لیکن اس کے مبلّغ کے پاس کھانے کے لئے چند پیسے بھی نہیں۔ اگر جماعت پاڈنگ کو خط لکھوں کہ وہ کچھ مدد کرے تو میرا خط تین دن کے بعد وہاں پہنچے گا۔ وہ اگر بذریعہ ٹیلیگرام روپیہ بھیجیں تب بھی چار دن سے کم میں وہ مدد نہیں پہنچ سکے گی اور یہاں تو چار گھنٹوں میں زندگی کا خاتمہ نظر آ رہا ہے۔ اور اِس پر طرفہ تر یہ کہ خط بھیجنے کے لئے بھی تو کوئی پیسہ پاس نہیں۔ اِسی سوچ میں پچھلے کمرے میں ایک میز پر لیٹ گیا اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیا اور اسی سے دعا کرنے لگا کہ مولیٰ کریم! تُو قادر ہے کیا تُو میری مدد نہیں فرمائے گا۔ اے میرے ربّ! مَیں نے اپنی زندگی تیری راہ میں وقف کر رکھی ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ تُو پردیس میں ہی مجھے اپنے پاس بُلا لے۔ لیکن جب لوگ میرے مرنے کے بعد یہ معلوم کریں گے کہ مَیں نے محض بھوک کی وجہ سے جان دی ہے تو کیا تیری جماعت بدنام نہ ہو گی۔ اِس سوچ و بچار میں میری آنکھ لگ گئی۔

مَیں نے TAKENGON سے ہی قادیان خط لکھ دیا تھا کہ مَیں SIGLI جا رہا ہوں اور وہاں میرا پتہ یہ ہو گا اِس پتہ پر مجھے الاؤنس بھجوایا جائے لیکن اس وقت کے حالات کے زیرِ نظر دماغ کے کسی گوشہ میں بھی خیال نہ تھا کہ مرکز مجھے بذریعہ ٹیلیگرام رقم بھجوائے گا۔ خیر جب میری آنکھ لگی تو مَیں نے ایک خواب دیکھا جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا اور میرے اِس فکر کو دُور کر کے مجھے خوش کرے گا۔ مَیں بیدار ہُوا میری ڈھارس بندھی مَیں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا لیکن بظاہر اِس خواب کے پورا ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی مَیں نے دیکھا کہ ایک بجے کا وقت ہو گیا ہے اور ظہر کی اذان بھی ہو چکی ہے مَیں نے وضوء کے لئے کنوئیں کی طرف جانے کی کوشش کی تو سخت چکر آیا اور مَیں پھر لیٹ گیا اور اپنے ربّ سے عرض کی کہ اے مولا! مَیں اُٹھ نہیں سکتا اور دونوں نمازیں (ظہر اور عصر) جمع کروں گا اور ساتھ ہی دعا کی کہ اے خدا یہاں کے لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے۔ آمین۔

پھر مَیں قریباً تین بجے اُٹھا وضو کیا اور بیٹھ کر نماز ادا کرنا شروع کی۔ نمازِ عصر کی آخری التحیات میں بیٹھا دعا کر رہا تھا۔ میرے آنسو جاری تھے کہ اچانک باہر سے ایک آواز آئی کہ یہاں کوئی محمد صادق نامی شخص ہے نماز تو ختم ہو ہی چکی تھی مَیں نے جواب دیا کہ مَیں ہوں محمد صادق۔ کیا بات ہے؟ آواز آئی مَیں ہرکارہ ہوں بذریعہ ٹیلیگرام آپ کا منی آرڈر آیا ہے آپ ڈاکخانہ میں جا کر وصول کر لیں۔ اِس وقت یہ پیغام میرے لئے پیامِ حیات تھا مَیں نے اِس پر خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکر ادا کیا اور اُسی وقت چھڑی ہاتھ میں لی اور ڈگمگاتا ڈگمگاتا ڈاک خانہ کی طرف چلا۔ ڈاک خانہ تقریباً تین چار فرلانگ پر تھا مَیں وہاں پہنچ ہی گیا۔ پوسٹ ماسٹر ایک ہندوستانی تھا اس نے بتایا کہ یہ رقم بذریعہ ٹیلیگرام ہمیں کولمبو سے تھامس کُک کمپنی نے بھجوائی ہے اُسے قادیان سے آرڈر دیا گیا ہے۔ پھر اُسنے پوچھا کہ آپ کے پاس پاسپورٹ ہے۔ مَیں نے پاسپورٹ دکھایا تو انہوں نے یہ رقم مجھے ادا کر دی۔ فالحمد للّٰہ یہ قدرت کا کرشمہ تھا ورنہ میری زندگی کی کوئی اُمید باقی نہ رہی تھی۔ یہ رقم وصول کرنے کے بعد قریب کے ہی ایک ریسٹورنٹ میں چائے پی اور واپس گھر آیا۔ آکر بیٹھا ہی تھا تو ایک بہت ہی غریب مسلمان بھائی میرے پاس آیا اور مدد کی درخواست کی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مَیں نے اسے بطور صدقہ پانچ گلڈ کی رقم دی جو اُس وقت دو من چاول کی قیمت تھی۔ وہ بڑا خوش ہوا اور دعائیں دیتا چلا گیا۔

راجہ کے دربار میں علماء سے مذاکرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے اِس جگہ کے قیام کے دوران وہاں کے راجہ کو مسلمان علماء نے بھڑکایا۔ اُس نے مجھے اپنے دربار میں بُلایا۔ مَیں نے قرآن پاک ساتھ لیا اور ڈرائیور کے ساتھ چلا گیا۔ ریاست کا شیخ الاسلام بھی راجہ کے دائیں طرف بیٹھا تھا۔ مجھے راجہ نے کہا سُنا ہے آپ ایک نئے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے آپ کے عقائد کا پتہ کریں۔ مَیں نے عرض کی پانچ بتائے اسلام میرا عقیدہ ہے اور چھ ایمانیات پر میرا ایمان ہے۔ راجہ نے کہا تو پھر احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ جھٹ شیخ الاسلام بولے ان کا قرآن مجید اَور ہے۔ مَیں نے عرض کیا یہ غلط ہے یہ میرے پاس قرآن موجود ہے یہ ہمارا قرآن ہے۔ شیخ الاسلام نے کہا یہ قرآن تو مصر کا چھپا ہوا ہے۔ مَیں نے کہا یہی ہمارا قرآن ہے جس پر ہمارا ایمان ہے۔ اگر ہمارا قرآن اَور ہے تو آپ وہ قرآن پیش کر دیں ورنہ آپ جیسے عالمِ دین کے مُنہ سے بغیر ثبوت کے ایک ایسا دعویٰ زیب نہیں دیتا۔ اُس نے کہا لوگ کہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کیا شریعت اور مذہب میں عوام کے قول کو حُجّت مانا جا سکتا ہے۔ اِس پر راجہ نے شیخ الاسلام کو کہا اگر احمدیوں کا قرآن اَور ہے تو آپ پیش کریں۔ پھر مجھے مخاطب ہو کر کہا احمدیوں اور دوسرے لوگوں میں کیا اختلاف ہے۔ مَیں نے تفصیل سے وفاتِ مسیح کا عقیدہ بیان کیا جب مَیں وفاتِ مسیح کا ذکر کر رہا تھا تو شیخ الاسلام راجہ سے کہنے لگے قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ مسیح چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہے۔ مَیں نے جھٹ کہا کہ اگر شیخ الاسلام قرآن سے یہ دکھا دیں تو مَیں وفاتِ مسیح کے عقیدہ سے بھرے دربار میں توبہ کر لوں گا۔ راجہ صاحب نے کہا علماء کرام! اب فیصلہ آسان ہے اور قرآن مجید انہوں نے شیخ الاسلام کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا نکالو یہ حوالہ تاکہ سچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر ہوا اور جھوٹ ختم۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ شیخ الاسلام کو اپنی تائید میں کوئی آیت نہ ملی۔ وہ پانچ دس منٹ تک قرآن مجید کے اَوراق پلٹتا رہا اور لوگ بیزار ہوتے نظر آئے۔ اِس پر مَیں نے کہا شیخ الاسلام اجازت دیں تو وہ آیت مَیں انہیں دکھا دوں۔ راجہ صاحب نے شیخ الاسلام سے کہا کیا محمد صادق وہ آیت آپ کو دکھا دیں؟ شیخ الاسلام کہنے لگے کہ نہیں وہ کوئی اَور آیت دکھا دے گا۔ پندرہ بیس منٹ تک وہ قرآن مجید کے اَوراق پلٹتے رہے لیکن وہاں کوئی ایسی آیت ہوتی تو انہیں ملتی۔ شیخ الاسلام اِس پر بہت شرمندہ ہوئے راجہ صاحب کہنے لگے کہ تم ایک آیت تلاش نہیں کر سکتے۔ بھرے دربار میں اِس کامیابی کے نتیجہ میں سامعین میں سے بعض میرے زیادہ قریب ہو گئے اور توجہ سے میری باتوں کو سُننے لگے حتیٰ کہ گُرو خالد نے راجہ صاحب کو برملا کہا کہ "یہ صادق پردیسی آدمی ہے ہماری زبان پر بھی مہارت نہیں لیکن اِسکی باتیں ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور شیخ الاسلام جو یہاں کا باشندہ ہے اور بڑا عالم ہے اِس کی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں"۔

دراصل وفاتِ مسیح کا عقیدہ ایسا عقیدہ ہے جو نہ صرف یہ کہ عیسائیت کے خلاف ایک کارگر ہتھیار ہے بلکہ وہ انسانی عقل کو بھی اپیل کرتا ہے۔

اِس کے بعد مَیں ACHEH کے علاقہ کے مرکزی شہر میں گیا وہاں پہنچنے پر میری علماء کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی۔ یہاں کے اکثر لوگ ناخواندہ ہیں اور معمولی بات پر تشدّد اور خونریزی پر اُتر آتے ہیں چنانچہ میرا بائیکاٹ کیا گیا۔ مَیں جس مکان میں مقیم تھا اُس کی گلی کے دونوں طرف دِن کو آدمی کھڑے رہتے جو لوگوں کو مجھے ملنے سے منع کرتے۔

یہ حالات میرے لئے بڑے پریشان کُن تھے مَیں نے بہت دعا کی کہ مولا کریم! تُو قادر ہے مخالفین کے فیصلوں کو تُو بیکار بنا سکتا ہے میری مدد فرما اور احمدیت کی کامیابی کے لئے راہ کھول دے۔

ایک دن رات کے دس بجے جب گلی کے پہریدار جا چکے تھے مَیں نے سامنے والے مکان میں روشنی دیکھی تو دروازے پر جا کر دستک دی اُن کے دریافت کرنے پر مَیں نے کہا مَیں محمد صادق ہوں آپ سے کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو وہ کچھ ہچکچایا پھر اُس نے دروازہ کھول دیا اور مجھے بیٹھک کی بجائے مکان کے پچھلے حصّہ میں باورچی خانہ میں لے گیا کہنے لگا یہاں ہم اطمینان سے بات کر سکتے ہیں۔ مَیں نے انہیں "فتاوٰی کفر کی حقیقت" اور احمدیت کے قیام کی غرض و غایت سے آگاہ کیا۔ رات بھر اُن سے گفتگو ہوتی رہی صبح کی اذان ہوئی تو مَیں نے جانے کی اجازت چاہی۔ وہ کہنے لگا آج سے آپ مجھے احمدی ہی سمجھیں۔ مَیں نے اس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا میں لگ گیا۔

دوسرے دن رات کو انہوں نے مجھے ایک رُقعہ بھجوایا کہ آج رات بارہ بجے آپ کے پاس دو آدمی آئیں گے وہ بڑے شریف ہیں احمدیت کے

متعلق سُننا چاہتے ہیں وہ آئے اپنے ساتھ کھانا بھی لائے۔ کھانا ہم نے اکٹھے کھایا۔ پھر صبح پانچ بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے اگلی شب پھر آنے کا وعدہ کیا۔ ایک ہفتہ کے بعد یہ دونوں بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مَیں تبلیغ کرتا رہا۔ ایک دو ماہ میں ایک اَور شخص نے بیعت کر لی۔ اب لوگوں نے آنا شروع کیا۔ وہ مخالفین کے اعتراضات بھی پیش کرتے۔ مَیں محبت و متانت سے جواب دیتا وہ پھر علماء سے جا کر دریافت کرتے تو علماء اُن سے برہم ہوتے۔

ایک رات ایک آدمی عبدالرشید نامی آیا یہ پہلے بھی میرے پاس آتا تھا اور کہا مَیں آج رات آپکے پاس گزارنا چاہتا ہوں۔ اس کے پاس کرچ یعنی بڑا سا چاقو بھی تھا۔ مَیں نے کہا بے شک قیام کریں۔ مجھے خطرہ بھی تھا۔ رات کے تین بجے مَیں نیند سے بیدار ہوا اُسے بھی اُٹھایا۔ وضوء کرکے خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوئے اور مَیں نے رو رو کر خدا سے نصرت کے لئے التجاء کی۔ وہ بھی میرے ساتھ رو رہا تھا مجھے یقین ہوگیا کہ فرشتے اِس کے دل کو غُسل دے رہے ہیں۔ نمازِ فجر کی اذان ہوئی تو پھر خدا کے سامنے گریہ و زاری کی۔ نمازِ فجر سے فارغ ہوئے تو عبدالرشید روتے ہوئے مجھے کہنے لگا "مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں"۔ مَیں نے اسے اِس راہ کی مشکلات سے آگاہ کیا تو وہ کہنے لگا مَیں نے سب سوچ لیا ہے مَیں نے خدا تعالیٰ کی رضا کو مدِّنظر رکھ کر ہی یہ فیصلہ کیا ہے مَیں اپنی جان و مال اور عزّت اِس راہ میں قربان کر دوں گا، انشاء اللہ۔

مَیں نے اُس کی بیعت لے لی۔ مَیں جب تک وہاں رہا اس شخص نے بڑی وفاداری اور اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ وہ ہمیشہ میری حفاظت کے لئے میرے پیچھے پیچھے چلتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مارچ ۱۹۳۳ء کا واقعہ ہے کہ ایک دن یہی احباب مجھے کہنے لگے ہم اپنی استعداد کے مطابق تبلیغ کرتے ہیں۔ اب لوگ خواہش رکھتے ہیں کہ آپ سے خود ملیں اور احمدیت کے متعلق دریافت کریں۔ وہ سب آٹھ نو بجے شب فلاں مکان میں اکٹھے ہونگے آپ سڑک کے راستہ نہیں فلاں پگڈنڈی سے ہوتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں۔ مَیں مقررہ جگہ پر رات کو وہاں پہنچ گیا۔ مَیں نے علیک سلیک کیا معلوم ہوا بارہ آدمی میرے انتظار میں ہیں۔ چنانچہ احمدیت کے قیام، درود پڑھنے کی حکمت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام مسیحِ پاک کی نظر میں بیان کرتا رہا۔ تقریر لمبی تھی لیکن ملائکہ کی ایسی تائید حاصل ہوئی کہ بارہ کے بارہ آدمیوں نے بیعت کر لی، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب ہم پندرہ سولہ افراد ہو گئے اور چند دنوں بعد مزید افراد جماعت میں داخل ہو گئے اور یہاں ایک مضبوط اور مخلص جماعت قائم ہو گئی۔

(باقی)

وہ دِل ہی کیا ہے کہ جس دِل میں تیرا پیار نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دِل ہی کیا ہے کہ جس دِل میں تیرا پیار نہیں ❊ ترے لئے جو شب و روز بے قرار نہیں

وہ آنکھ کیا جو ترے غم میں اشکبار نہیں ❊ وہ گوش کیا جسے شوقِ شنیدِ یار نہیں

وہ اِس جہاں میں نہ عُقبیٰ میں سرخرو ہوگا ❊ جو تیرے فضل و کرم کا امیدوار نہیں

خدا پہ اپنے اُسے اعتبار کیا ہوگا ❊ خود اپنی ذات پہ بھی جس کو اعتبار نہیں

قدم قدم پہ نمایاں ہیں سینکڑوں جلوے ❊ یہ اپنی کم نظری ہے جو دیدِ یار نہیں

ہو دیدِ رُوئے منوّر نصیب میں کیسے ❊ نگاہِ شوق اگر وقفِ انتظار نہیں

یہ کیا کہا کہ گِلہ آپ سے ہے کوئی مجھے ❊ نہیں حضور نہیں وہ یہ خاکسار نہیں

مَیں اِس ادا پہ ہوں قرباں کہ باوجودِ قُرب ❊ ہیں اتنے دُور وہ ہم سے کہ کچھ شمار نہیں

لگائے دِل کوئی دُنیائے بے ثبات سے کیا ❊ یہاں تو زیست کا پل بھر بھی اعتبار نہیں

ہے اِک حباب کی صُورت یہاں بشر کی حیات ❊ یہ رات دن یہ مہ و سال پائیدار نہیں

ہے حکمِ ربِّ جہاں لَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ❊ مجال کس کی کہے مَیں گناہ گار نہیں

مِلے گی توبہ کی توفیق کب اُسے صدّیق
بشر جو اپنے گناہوں پہ شرمسار نہیں

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

حضرت مسیحؑ کی حمایت میں پیلاطوس کا کردار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از قلم جناب شیخ عبدالقادر صاحب)

● پیلاطوس کی تصویر اناجیلِ اربعہ میں یوں پیش کی گئی ہے کہ وہ

● حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت یہودیہ میں رومی گورنر تھا۔

● آپ کا مقدمہ اس کے سامنے پیش ہوا اس دوران

"جب وہ مسند عدالت پر بیٹھا تھا
تو اس کی بیوی نے اس کو کہلا بھیجا کہ
تُو اِس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ
کیوں کہ مَیں نے آج خواب میں اسکے
سبب سے بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔"
(متی $\frac{۲۷}{۱۹}$)

● پیلاطوس نے ہر چند کوشش کی کہ ایک بے گناہ کو سزا نہ ملے یہود کے اصرار پر اس نے کہا
کیوں اس نے کیا بدی کی ہے؟
(متی $\frac{۲۷}{۲۳}$)
دیکھو مَیں نے تمہارے سامنے تحقیقات کی مگر ان الزاموں میں سے جو تم اس پر لگاتے ہو ان کی نسبت مَیں نے اس شخص میں کچھ نہ پایا۔ (لوقا $\frac{۲۳}{۱۴}$)
یہ کہہ کر وہ پھر یہودیوں کے پاس باہر گیا اور ان سے کہا مَیں اس میں کچھ قصور نہیں پاتا۔ (یوحنا $\frac{۱۸}{۳۸}$)

● "جب پیلاطوس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ ہنگامہ زیادہ ہوتا جاتا ہے تو پانی لے کر عوام کے سامنے اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا کہ مَیں اس راستباز کے خون سے بَری ہوں تم جانو۔ سب لوگ بول اُٹھے اور کہا اس کا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر... اس پر اس نے یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالے کیا تا کہ مصلوب کیا جائے۔
(متی $\frac{۲۷}{۲۶-۲۴}$)

یہ ہے اناجیلِ اربعہ کی پیش کردہ تصویر۔

درد۔ دوسری تصویر ان اناجیل اور نوشتوں سے تعلق رکھتی ہے جو آثار سے برآمد ہوئے ہیں۔ ان میں بھی بعض سچی باتیں ہو سکتی ہیں مثلاً دوسری

صدی کی انجیل پطرس کے اوراق مصر کے آثار سے ملے ہیں۔ انجیل پطرس کے شروع کا حصہ نہیں ملا۔ قصہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پیلاطوس نے جب مقدمہ ہیرودیس کی عدالت میں منتقل کر دیا ہیرودیس اور اس کے ججوں میں سے کسی نے ہاتھ نہیں دھوئے۔ پیلاطوس جیوری میں موجود تھا وہ اُٹھا اس نے ہاتھ دھوئے جس کا مطلب یہ تھا کہ میں اِسے بے گناہ پاتا ہوں اور بَری سمجھتا ہوں لیکن ہیرودیس نے کہا کہ یسوع کو میرے حکم سے لے جاؤ اور صلیب دے دو۔ یوسف ارمیتا "یسوع اور پیلاطوس" دونوں کا دوست تھا وہ پیلاطوس کے پاس آیا طے پایا کہ یسوع کی باڈی مانگ لی جائے۔ پیلاطوس نے ہیرودیس سے وعدہ لے لیا کہ یسوع کی لاش یوسف کے سپرد کر دی جائے گی۔ صلیب کے بعد پہرہ داروں نے رپورٹ کی کہ قبر پر بعض خارق عادت باتیں دیکھنے میں آئیں یہ شخص یقیناً خدا کا بیٹا یعنی فرستادۂ حق ہے اس پر پیلاطوس نے کہا کہ میں اس ابن اللہ کے خون سے پاک ہوں۔

انجیل پطرس کے بیانات اناجیلِ اربعہ سے بعض جگہ مختلف ہیں۔

- سزا دینے والا پیلاطوس نہیں تھا بلکہ یہ کارروائی ہیرودیس یہودیوں کے حاکم نے کی۔
- یوسف آرمیتا نہ صرف یسوع کا دوست تھا بلکہ پیلاطوس کا بھی گہرا دوست تھا۔
- لاش پیلاطوس نے خود طلب کی۔ ہیرودیس نے کہا اے میرے بھائی (ضرور ملے گی) اگر کوئی نہ مانگتا تو ہم خود دفن کر دیتے کیوں کہ سبت سر پہ ہے۔
- پیلاطوس نے قبر کی حفاظت کے لئے اپنی مرضی سے حضرت مسیح کے معتقد افسر اور سپاہی مقرر کئے۔ ظاہر ہے کہ صلیبی موت سے بچانے کے لئے ایک مخفی پلان تیار کیا گیا جس میں پیلاطوس، یوسف، رومی افسر اور پہرہ دار شامل تھے۔

اِسی طرح ایک قدیم انجیل کے دو ورق چینی ترکستان کے شہر تُرفان کے آثار سے ملے ہیں ان سے اِس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ حضرت مسیح کو بچانے کے لئے کوئی مخفی منصوبہ بنایا گیا تھا پہلے ورق سے معلوم ہوتا ہے کہ فیصلہ پیلاطوس نے نہیں کیا بلکہ ملزم کو ہیرودیس کے پاس بھیج دیا گیا۔ پیلاطوس تین دفعہ یہود کے سامنے آیا (قائل کرنے کی کوشش کی کہ ایک بے گناہ کو صلیب نہ دی جائے) لیکن یہود تینوں دفعہ "نیچے گر گئے" یعنی آمادہ نہ ہوئے۔ دوسرا ورق یوں شروع ہوتا ہے:-

"سچی بات تو یہ ہے کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔"

پیلاطوس نے جواب میں کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا اس ابن اللہ کے خون میں
کوئی حصّہ نہیں ہے میں اس سے
بَری ہوں۔
اِس موقع پر (جبکہ قبر خالی پائی گئی) پیلاطوس
نے افسروں اور سپاہیوں کو حکم دیا
KEEP THIS SECRET
"(اِس سارے معاملے کو) مخفی
رکھو"
انجیلِ تُرفان کے دو ورق شائع ہو چکے ہیں۔
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو
NEW TESTAMENT
APOCRYPHA BY
E HENNECKE (1963)
P. 351 L 352

اِن حوالوں سے ظاہر ہے کہ پیغمبر یروشلم
کو بچانے کے لئے عظیم مخفی منصوبہ بنایا گیا اسکے
کرداروں میں پیلاطوس سرِ فہرست تھا۔ حضرت
بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب براہینِ احمدیہ
حصّہ پنجم میں فرماتے ہیں :-
"سلطنتِ رومی حضرت عیسٰی کو
باغی قرار دے چکی تھی اور اسی
جُرم سے پیلاطوس بھی قیصر کے
حکم سے قتل کیا گیا تھا کیونکہ وہ
درپردہ حضرت عیسٰی کا حامی تھا
اور اس کی عورت بھی حضرت
عیسٰی کی مرید تھی۔ پس ضرور تھا
کہ حضرت عیسٰی اس ملک سے
پوشیدہ طور پر نکلتے"
(روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۰۳
مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کا سالنامہ

تحریکِ جدید کا سالنامہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر کے آخر میں شائع ہوگا۔ مستقل خریداروں کو سالنامہ مُفت دیا جائے گا۔ آج ہی آپ مبلغ پانچ روپے ادا کر کے سال بھر کے لئے رسالہ کے خریدار بن جائیں۔

مُشتہرین احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلد از جلد اپنے اِشتہار بھجوا دیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

کارواں اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرتبہ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب شاہد سابق مبلغ مغربی افریقہ)

سرینام۔ جنوبی امریکہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغِ سرینام ماہِ جولائی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ بہت سے دوستوں کے ساتھ مذہب اسلام کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ ڈائریکٹر صاحب ریڈیو کو لٹریچر دیا۔ رسالہ "تحریکِ جدید" تقسیم کیا گیا۔ مجلس درس القرآن میں شمولیت کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ عورتوں اور بچوں کی کلاس بھی جلد کھول دی جائے گی۔

لائبریری کی کتابوں کے لئے نئے شلف بنوائے گئے۔ دیواروں پر لٹکانے کے لئے ایک چارٹ تیار کرایا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام حضورؑ کے اپنے الفاظ میں لکھا ہے۔

متعدد بار شہر کا دورہ کیا۔ لٹریچر تقسیم کیا تبلیغ کا کام وسیع کرنے کے لئے دوسرے احمدیوں سے مشورہ کیا۔ یہاں کے لوکل اخبار کے لئے اپنے عقائد پر ایک مختصر مضمون لکھ کر کے ڈچ زبان میں ترجمہ کے لئے ہالینڈ بھیجا ہے۔

تبلیغ بذریعہ ریڈیو سرینام:۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو سرینام کے ذریعہ پیغامِ احمدیت کو احسن طور پر پیش کرنے کا موقع ملا۔ ماہِ زیرِ رپورٹ میں چار تقریریں کیں۔ پہلی تقریر ۷ر جولائی کو "حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کی خبر قرآن کریم میں موجود ہے" کے موضوع پر کی۔ اس میں یاتی من بعدی اسمہٗ احمد۔ ھوالذی ارسل رسولہٗ الخ۔ واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم آیات پیش کیں۔ دوسری تقریر ۱۴ر جولائی کو "معراج شریف روحانی تھا" کے موضوع پر کی۔ اس میں قرآن و احادیث، اقوال صحابہؓ اور حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے حوالے پیش کئے۔ ۲۱ر جولائی کو تقریر میں لندن کانفرنس میں ہونے والی تین تقاریر (جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب، ڈاکٹر حسنین اور مسٹر ٹھیر قیصر) کا خلاصہ پیش کیا۔ ۲۸ر جولائی کو "قرآن اور پہلی الہامی کتابوں میں فرق" کے موضوع پر تقریر کی۔

نائیجیریا

مکرم مولوی سعید احمد صاحب اظہر مبلّغ کانو اپنی اگست کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں لوکل زبان ہاؤسا میں بھی درس القرآن کا انتظام کیا گیا جو ہمارے لوکل مبلّغ دیتے رہے۔ اِس درس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوتے رہے ہر اتوار بچّوں کی تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا گیا ہے۔ انہیں یسّرنا القرآن، قرآن کریم، نماز، بعض ادعیہ اور اسلام کے بارہ میں ابتدائی مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ نماز، اذان اور تلاوت کی مشق کرائی جاتی ہے۔ خدام اور انصار کو قرآن کریم پڑھانے کا بھی انتظام ہے۔

اِس عرصہ میں پانچ صد افراد تک پیغامِ حق پہنچایا۔ چار افراد نے بیعت کی۔ پانچ تبلیغی لیکچر دئے اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ ہر نماز کے بعد تربیتی مسائل بیان کر کے احباب کی تربیت و اصلاح کی کوشش کی جاتی رہی۔ رمضان المبارک کے مسائل ذکرِ الٰہی، تلاوت قرآن کریم، نماز تراویح، نماز تہجد اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

خدام الاحمدیہ کے زیرِ انتظام جمعرات اور اتوار کو وقارِ عمل منائے جاتے ہیں جن میں خدام شامل ہو کر بہت جوش و خروش سے کام کرتے ہیں۔ ہسپتال میں مریضوں کی تیمارداری کی۔ ان کا حال دریافت کر کے ان کے لئے دعا کی۔ ان کی ضروریات معلوم کر کے انکی مدد کی اور مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔

نماز فجر کے بعد ہر روز درس قرآنِ مجید دیتا رہا اور مختلف مسائل کے بارہ میں احبابِ جماعت کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ نماز مغرب کے بعد تین دن درس حدیث ریاض الصالحین میں سے اخلاق کے بارہ میں اور تین دن کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درس دیتا رہا۔ اس کے علاوہ اس دوران محترم امیر صاحب کے ارشاد پر ابے کوٹا میں ہونے والی قرآن کریم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے گیا اور نمائش کے ایّام میں باقاعدگی سے وہاں حاضر رہا اور احباب کو جماعت کی مساعی جو وہ نائیجیریا اور دوسرے ممالک میں سرانجام دے رہے ہیں سے آگاہ کیا۔ اجیبوا وڈے میں قیام کے دوران احبابِ جماعت سے ملاقات کی۔ اس طرح سے اشاعت لٹریچر کے سلسلہ میں ۱۴۴ یونیورسٹی مبک شاپ میں جا کر مشن کی کتب رکھوائی گئیں۔ اسی طرح قریبی جماعتوں میں بھی ان کی ضرورت کے مطابق لٹریچر مہیّا کرنے کی کوشش کی گئی۔ جماعت کی تربیت کے لئے مزید کوشش جاری ہے۔

● مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب الارو (ALARO) سے اپنی اگست کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ الاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سینکڑوں احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا پبلک لیکچر دئے گئے جن میں بکثرت غیر از جماعت احباب حصّہ لیتے رہے۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ آفیسرز، سکولز کے اساتذہ، کالج کے پرنسپل صاحبان، انسپکٹر آف سکولز، سٹیٹ ہسپتال ایبے کوتاہ اور الارو کے ڈاکٹر صاحبان وسٹاف سے ملاقات کر کے احمدیت کا تعارف کرایا۔ دو پاکستانی ٹیچرز کو لٹریچر دیا۔

احمدیہ مشن الارو کے زیرِ انتظام ریڈیو پر ہمارے لوکل مبلغ معلم سلیمان نے تین تقاریر ریکارڈ کروائیں جن کے عنوان تھے رمضان المبارک کی اہمیت، رمضان المبارک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ مبارک، عید المبارک۔

ریکارڈنگ کے لئے دو دفعہ ریڈیو ویگن مع عملہ وریکارڈنگ مشین وغیرہ ہماری سنٹرل مسجد الارو میں آئے اور چار گھنٹے تک ریکارڈنگ میں مصروف رہے۔ ریکارڈنگ کے بعد انہیں سنٹرل مسجد دکھائی گئی جس کی بالائی منزل پر مشن ہاؤس، پبلک لیکچر ہال مع دیگر دفاتر تعمیر کروائے گئے ہیں اور نچلی منزل میں مسجد کے ساتھ ایک بک شاپ بھی مکمل کر دی گئی ہے۔ یہ احباب مسجد اور مشن ہاؤس دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ہمارے کام کی جو ہم اسلام کی خاطر کر رہے ہیں تعریف کی۔ ان کو مطالعہ کیلئے لٹریچر دیا گیا۔

● مکرم مولوی عبد المغنی صاحب زاہد KARE-IKOKO BRANCH سے اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ہماری مسجد کے سامنے ایک چوک ہے جہاں دو اہم شاہراہیں آکر ملتی ہیں۔ روزانہ عصر کے بعد یہاں کرسیاں بچھا کر لاؤڈ سپیکر کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بکثرت آکر درسِ قرآن کریم سنتے ہیں۔ اس طرح تبلیغی نقطۂ نگاہ سے ہمیں روزانہ پیغامِ حق پہنچانے کا موقع مل جاتا ہے۔

تبلیغ:۔ اس ہفتہ دو مرتبہ مسلمان علماء سے تبادلہ خیال کا موقع ملا۔ ایک مرتبہ ٹیکسی سٹینڈ پر بہت سے مولوی اچانک مل گئے ان سے وفاتِ مسیح پر بحث ہوئی۔ ارد گرد سے اور بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ قرآن کریم لایا گیا۔ انہیں دلائل سمجھائے گئے۔ ایک دو مولوی تو شور مچا کر چلے گئے لیکن دوسرے بہت سے افراد نے ہمارے دلائل سنے، متاثر ہوئے اور مشن ہاؤس آنے کا وعدہ کیا۔

ایک نکاح کی تقریب میں شادی بیاہ کے بارہ میں اسلامی احکام تفصیل سے بیان کئے۔ یہ باتیں اکثر سامعین کے لئے نئی تھیں اس لئے انہوں نے بہت دلچسپی لی۔ اس تقریب میں بہت سے غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے چنانچہ انکو احمدیت کے بارہ میں معلومات پہنچائی گئیں۔ اسی تقریب میں ایک دوست جو کہ احمدیہ گرلز سکول میں ٹیچر ہیں نے وہیں قبولِ احمدیت کا اعلان کیا۔

غیر از جماعت میں عید الفطر کی تقریبات

ماہِ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی محبت

کی خاطر روزے رکھنے کے بعد مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۷۸ء کو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور شکر بجالاتے ہوئے فیجی کی آٹھوں جماعتوں میں عید کی تقریبات نہایت خوشی اور مسرت سے منائی گئیں۔ دارالحکومت سُوَا میں پندرہ لاکھ روپے کے اندازاً خرچ سے زیرِ تعمیر "مسجد فضلِ عمر" میں امیر جماعت اور مبلغ انچارج مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے نے اور مسجد اقصیٰ ناندی میں مکرم مولانا سجاد احمد صاحب خالد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اور دیگر جماعتوں میں لوکل صدر صاحبان نے عید کی نمازیں پڑھائیں اور عید کے خطبات دئے۔ ہر جماعت میں سینکڑوں احباب و خواتین اور بچوں نے شرکت کی۔ عید کی نمازوں کے بعد حاضرین کی سویّوں سے خاطر تواضع کی گئی۔

فیجی سے عید کی خوشی میں درویشانِ قادیان کی امداد اور عیدی کے لئے ۵۹۰/- فجین ڈالرز جو ہندوستانی روپے کے لحاظ سے ۵۵۰۰/- روپے بنتے ہیں اور وکالتِ تبشیر کی معرفت امداد مستحقین کے لئے ۱۵۰/- فجین ڈالرز جو پاکستانی روپے کے لحاظ سے ۱۷۷۹ روپے ۹۰ پیسے بنتے ہیں بروقت ارسال کئے گئے۔

ریڈیو فیجی سے عید الفطر کے سلسلہ میں امیر جماعت اور مبلغ انچارج صاحب کی ایک خصوصی تقریر مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ساڑھے آٹھ بجے شام قومی خبروں کے معاً بعد نشر کی گئی جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الہام "آمدنِ عید مبارک بادت" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے تحریکِ جدید انجمن احمدیہ اور سیرشن فیجی کی طرف سے ریڈیو فیجی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام احمدی احباب اور تمام مسلمان بھائیوں کو عید مبارک کہی گئی۔ اس نشری تقریر سے فیجی کے لاکھوں سامعین کو نہایت مؤثر رنگ میں پیغامِ حق بھی پہنچایا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جزائر فیجی کے اخبارات میں مقدّس چادر اور حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر دلچسپ مضامین اور خبروں کی اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے امیر جماعت و مبلغ انچارج جزائر فیجی تحریر فرماتے ہیں کہ:-

سہ روزہ بین الاقوامی احمدیہ لندن کانفرنس منعقدہ ۲-۳-۴ جون ۱۹۷۸ء میں کاسرالصلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے عظیم جانشین موعود نافلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی بنفسِ نفیس شرکت سے جو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اور فرشتوں کی غیر معمولی تائید و نصرت نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ دُنیا کے دیگر ممالک کی طرح مشرقِ اقصیٰ میں زمین کے کنارہ پر واقع جزائر فیجی کے اخبارات

میں بھی مقدس چادر (HOLY SHROUD) اور حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں مدفون ہونے کے بارے میں ایمان افروز خبریں اور دلچسپ مضامین بکثرت شائع ہوئے۔

بین الاقوامی احمدیہ لندن کانفرنس کی کامیابی سے فیجی کے دونوں کثیر الاشاعت انگریزی اخبارات FIJI SUN اور FIJI TIMES میں مورخہ ۱۵ جون اور ۱۹ جون کو تفصیل سے کانفرنس کی خبریں شائع ہوئیں اور مورخہ ۵ جولائی کو ریڈیو فیجی سے بھی اس کانفرنس کی تفصیل نشر ہوئی۔ اس کے بعد HOLY SHROUD (مقدس چادر جس پر زخموں کو درست کرنے کے لئے مرہم لگائی گئی تھی جو حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم پر صلیب سے زندہ اُتارے جانے کے بعد لپیٹا گیا تھا) اور حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں مدفون ہونے کے بارے میں، حضرت مسیح علیہ السلام کی تصاویر کے ساتھ مقامی اخبارات میں مورخہ ۱۸ اگست، ۳۰ اگست اور مورخہ ۳، ۴، ۱۱، ۱۲ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ایمان افروز خبریں اور تفصیلی مضامین شائع ہوئے۔

مورخہ ۴ ستمبر کو عید الفطر کے خصوصی نمبر میں روزنامہ FIJI SUN نے REUTER کے نامہ نگار مقیم سڈنی LESLIE MURPHY کا تفصیلی مضمون SECT CLAIMS CHRIST BURIED IN KASHMIR — کے عنوان سے جاذبِ نظر بکس میں نمایاں طور پر شائع کیا جس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نیا علمِ کلام حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں انکشافاتِ جدیدہ کی روشنی میں جزائر فیجی کے لاکھوں افراد کے علاوہ ملحقہ جزائر اور نیوزی لینڈ تک بھی پہنچا۔

جزائر فیجی کے اخبارات میں شائع شدہ ایمان افروز خبروں اور مضامین میں ایک نہایت قابلِ ذکر، دلچسپ اور ایمان افروز بات یہ بھی ہے کہ روزنامہ FIJI TIMES نے مورخہ ۱۸ اگست کو ایک مضمون نگار (جس کو اپنا نام ظاہر کرنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی) کا ایک بہت لمبا مضمون WAS IT CHRIST'S ? کے عنوان سے شائع کیا جس میں مضمون نگار نے یہ بھی لکھا کہ بعض لوگ اس چادر سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کو جب صلیب سے اُتارا گیا تھا تو وہ زندہ

روزنامہ DAILY TELEGRAPH نے مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۸ء کو شائع کیا تھا کو بھی روزنامہ FIJI SUN نے مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۸ء کو JESUS DIED IN KASHMIR — کے عنوان سے تین صفحات پر شائع کیا۔ اس کے بعد ایک اور نہایت دلچسپ اور ایمان افروز مضمون جو آسٹریلیا کے نہایت مشہور اور کثیر الاشاعت روزنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے جبکہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ ایک ظالمانہ دھوکہ ہے جسے ہرگز قبول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اِس چادر کو چرچ نے کبھی صحیح اور معتبر قرار نہیں دیا۔

اِس مضمون کا جواب ایک احمدی مسلمان کی بجائے ایک لوکل فجین باشندہ ایک نہایت مشہور سیاسی اور مذہبی لیڈر سابق وزیرِ تعلیم (MINISTER OF STATE FOR EDUCATION) اور METHODIST CHURCH کے نہایت معروف MINISTER جو اب بھی حکومتِ فیجی کے ایک نہایت اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں یعنی MR. P.D. NAQASIMA نے دیا جو اُسی روز نامہ FIJI TIMES میں مورخہ ۱۲ ستمبر کو بصورت مکتوب شائع ہوا ہے جو دو کالموں پر مشتمل نہایت مفصّل، مدلّل، مسکت اور لاجواب مضمون ہے جس میں اُس نے حق و صداقت کے اظہار کے لئے گمنام مضمون نگار کے مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بھی لکھا کہ

حق و صداقت کے لئے اور آپ کے قارئین کے علم کے لئے مَیں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بیان کہ اِس چادر کو چرچ نے کبھی صحیح اور معتبر قرار نہیں دیا، ایسا بیان جھوٹا ہے اور دھوکہ دینے والا ہے۔

اِس کے بعد فاضل مراسلہ نگار نے نہایت تفصیل سے مقدّس چادر کے صحیح اور معتبر ہونے کے دلائل پیش کرتے ہوئے لکھا کہ اسے رومن کیتھولک کے خصوصی پانچ POPES اور تیس ۳۰ سے زائد نامور بلند پایہ اہم ترین کلیسیائی شخصیتوں نے تحقیقات کے بعد تسلیم کیا ہے کہ THE HOLY SHROUD وہی ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم پر صلیب سے اُتارا جانے کے بعد لپیٹا گیا جو آج تک اٹلی کے ٹورین شہر کے گرجا میں حضرت مسیح علیہ السلام کی مقدّس یادگار کے طور پر موجود اور محفوظ ہے اور جس کی آجکل ۴۵ سال کے بعد دوبارہ نمائش کی جا رہی ہے۔

مقامی اخبارات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں مدفون ہونے کی خبروں کی اشاعت سے نہ صرف عیسائی بلکہ مختلف مذاہب کے لوگ بھی غیر معمولی دلچسپی سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں اور حق و صداقت کو قبول بھی کر رہے ہیں۔

سیرالیون

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر مبلّغ انچارج بو اپنی جولائی کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ کینما سکول کا ایک ٹیچر مسٹر مصطفےٰ کمارا میرے زیرِ تبلیغ تھا الحمدللہ کہ اِس ہفتہ اس نے بیعت کر لی ہے۔ دو مزید نوجوانوں نے بیعت فارم حاصل کئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بو مسجد کے اِرد گرد صفائی، مسجد کی سفیدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے کام کی نگرانی کی گئی۔ لائبریری میں کتابوں کو ترتیب دی گئی۔ احبابِ جماعت کو انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کی گئی۔ سلیٹھ انسپکٹر مسٹر یعقوب مشن ہاؤس تشریف لائے انہیں پون گھنٹہ تک اسلام کی تعلیم سے آگاہ کیا اور پڑھنے کے لئے لٹریچر بھی دیا گیا۔ جماعت کی تعلیمی اور تبلیغی مساعی کے بارہ میں بھی تفصیل سے بتایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

● مکرم حمید اللہ صاحب مبلغ انچارج روکوپر ۸ تا ۱۵ جولائی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ نماز جمعہ کینما میں پڑھائی۔ دو لبنانی دوستوں سے باہمی دلچسپی کی گفتگو شروع ہوئی جو کہ ایک احمدی لبنانی کے گھر بیٹھے تھے۔ انہوں نے احمدیت کے بارہ میں چند سوالات کئے جن کے ان کو تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ لبنانی احمدی نے بھی ان کو عمدہ پیرایہ میں تبلیغ کی۔ اس کے چند دن بعد دو اور لبنانی تاجروں سے مذہبی گفتگو کا موقع ملا۔ یہ دونوں دوست اپنے بچوں کو احمدیہ سکول میں داخل کروانے کیلئے لائے تھے اور ہمارے مشن اور سکولوں اور ہسپتالوں کی تعریف کر رہے تھے۔ موقع کی مناسبت سے خاکسار نے ان کو قرآن و حدیث سے دلائل دے کر بتایا کہ امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں سب علامات پوری ہو چکی ہیں اور اب اسلام اکنافِ عالم میں احمدی مبلغین کے ذریعہ پھیل رہا ہے۔ ان کو موجودہ زمانہ کے بارہ میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ بھی بتائیں۔

● مکرم میر عبد المجید صاحب انچارج مگبوا باشن ماہ جون کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ تین تعلیمیافتہ دوست مشن ہاؤس آئے اور موجودہ عیسائیت کے بارہ میں ان سے گفتگو ہوئی۔ انہیں تفصیل سے بتایا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے اوّلین متبعین خدائے واحد کے پرستار تھے اور نجات کا دارومدار اچھے اعمال پر رکھتے تھے لیکن آج کے عیسائیوں کا معاملہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کے بالکل اُلٹ ہے۔ مشن ہاؤس میں جو احباب تشریف لاتے رہے ان کو احمدیت کے بارے میں معلومات دیں اور ان کے سوالات کے جوابات دئے جاتے رہے۔ لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔ مقامی احمدی نوجوانوں سے رابطہ پیدا کیا اور ان کو تاکید کی کہ اپنے اپنے حلقۂ اثر کے اندر تبلیغ کریں اور تبلیغ کے سلسلہ میں کوئی موقع ضائع نہ کریں۔

پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ احبابِ جماعت کو تلقین کی کہ وہ نمازیں باقاعدہ پڑھیں اور اسلام کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار رہیں۔ بعض عیسائی حضرات سے ملاقات ہوئی۔

۲۷ جون کو اس صوبہ کے آنریبل ریذیڈنٹ منسٹر جے۔ اے۔ کونٹے اور منسٹر آف مائنز کے سی بامانجا نیز تنزانیہ سے تعلق رکھنے والے تین افسروں سے ملاقات کی جو یہاں آئے ہوئے تھے۔

● مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب اگست کے

آخری ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ اِس ہفتہ میں ۱۸ غیر از جماعت افراد کو انفرادی رنگ میں اور ۳۳ کو اجتماعی طور پر تبلیغ کی۔ ۴۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔ نماز جمعہ کینیما میں پڑھائی اور احمدیت کے اغراض و مقاصد اور نظامِ جماعت سے وابستگی کی تلقین کی۔

۲۸ اگست کو مکرم امیر صاحب تشریف لائے اپنی تقریر میں آپ نے کہا کہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ خدا اور رسولؐ کی کامل فرمانبرداری اختیار کی جائے نیز آپ نے رمضان کے آخری عشرہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کے لئے دعاؤں کی تحریک کی۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب لمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور

پر تشریف لاویں

فون نمبر ۶۰۳۲۰ / ۵۳۴۲۰

رہائش ۶۲۹۳۰ + فیکٹری ریپنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ

رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

مسجدِ اقصیٰ کے عقب میں منظور شدہ کالونی کے بقیہ چند پلاٹس برائے فروخت

ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ حکومتِ پنجاب کی منظور شدہ کالونی (جس میں سڑکوں، کھلی جگہ، مسجد اور ڈسپنسری وغیرہ کی سہولتیں حاصل ہیں) میں ایک ایک کنال اور دس دس مرلہ کے بقیہ چند رہائشی پلاٹس نہایت مناسب قیمت پر قابلِ فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

معرفت لیہ کریانہ سٹور بالمقابل ایوانِ محمود گولبازار۔ ربوہ

منافع خیز انوسٹمنٹ

کراچی میں جائیداد خریدنے کا نادر موقع

اگر آپ اپنا روپیہ محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو کراچی میں جائیداد خرید لیجئے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ چند سالوں میں اِس جائیداد کی قیمت بہت بڑھ جائیگی ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں۔

خورشید شہزاد نشانِ رحمت

نمبر ۲/۲-۲۰۲ بلاک ۲ P.E.C.H.S. کراچی ۲۹ فون 432776

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سمارٹ

۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

حکیم نظام جہان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجرّبات

۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

حبِّ اٹھرا	مکمّل کورس	پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں	مکمّل کورس	تیس روپے
زدجامِ عشق	ایک ماہ کے لئے	تیس روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون ۶۳۸

نگران:۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

ہر قسم کا سامانِ سائنس و جیبی زرخورد
خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۲۵۰۰

کو یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مربہ لھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

پاک لمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

فون دکان ۶۲۶۱۸

فون رہائش ۵۳۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بار عایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۳۸۴۹

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی

کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں

نیز

سلنسر بکس اور سلنسر پائپ

کیلئے

ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سمتھ

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون ۳۱۱۴۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو معلوم ہی ہے ؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اَب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کے لئے اب
اِتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ریلوے فون ۶۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سُلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
ج-۲۵ کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۱۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah